جانوروں کے حقوق



ادارہ اشاعت دینیات
بستی نظام الدینؒ دہلی

ل اللہ عزوجل وتحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس

چہل حدیث

ارشاد الہائم فی حقوق البہائم

ملقب بہ

جانوروں کے حقوق

مؤلفہ

رت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی

مع اضافات کثیرہ وترتیب جدید از

محمد عاشق الٰہی بلندشہری

تمام ناظم ادارہ اشاعت دینیات بستی حضرت نظام الدین دہلی شائع ہوا

تعداد طبع ۱۰۰۰

ت ۳/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جانوروں کے حقوق کے متعلق چہل حدیث

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا وسندنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

اما بعد حضرت حکیم الامتہ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کتاب " ارشاد الہائم فی حقوق البہائم " نظر سے گذری جس میں جانوروں کے حقوق تفصیل سے لکھے ہیں اور اس سلسلہ میں تیئس ۲۳ حدیثیں مع ترجمہ و تشریح جمع فرمائی ہیں اور دیباچہ میں تحریر فرمایا ہے کہ عجلت میں مضمون کم رہا ہے اگر کوئی صاحب اضافہ فرمادیں تو موجب اجر ہے۔" اللہ جل شانہ کا بے انتہا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس خدمت کے لئے مقبول فرمایا اور رسالہ مذکورہ میں اضافہ کرنے اور از سر نو مرتب کرنے کی توفیق دی۔

چنانچہ رسالہ مذکورہ کا یہ ایڈیشن اسی جدید ترتیب اور اضافہ کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ احقر نے اس سلسلہ میں جو ترمیم کی ہے وہ امور ذیل سے ظاہر ہے۔ (۱) حضرت مولانا نے صرف تیئس حدیثیں جمع فرمائی تھیں میں نے دس حدیثوں کا اضافہ کر کے چہل حدیث بنا دی ہے۔ (۲) اصل کتاب میں پہلے یکجا حدیثیں جمع فرمائی تھیں اور اور پھر سب کا نمبر وار ترجمہ مع تشریح لکھا تھا میں نے ہر حدیث کو اس طرح درج کیا ہے کہ ایک کالم میں حدیث اور دوسرے کالم میں ترجمہ لکھدیا ہے اور پھر اس کی تشریح

درج کردی ہے (۳) بعض جگہ حضرت مولانا کی عبارت سہل کرنے کے لیے چند الفاظ یا پوری عبارت میں تغیر کر دیا ہے اس سے پہلے بھی حضرت مولانا کی بعض کتابوں کی تسہیلات شائع ہو چکی ہیں. مثلاً تسہیل قصد السبیل وغیرہ (۴) بعض جگہ حاشیہ میں اور بعض جگہ بین القوسین عربی لفظ کا ترجمہ لکھدیا ہے (۵) حدیث ۳۰ جو حضرت مولانا کے رسالہ کی آخری حدیث تھی اب بھی اس کو آخر میں رکھا ہے اور اب وہ حدیث ۴۰ ہو گئی ہے اور دس حدیثوں کا اضافہ حدیث ۲۹ اور حدیث چالیس کے درمیان کیا ہے۔

بہت سی جگہ جو متن حدیث یا ترجمہ میں کتابت کی غلطی ہو گئی تھی اس کو درست کر دیا ہے اور ہر حدیث خود مشکوٰۃ شریف میں دیکھ کر لکھی ہے، حدیث ۴۰ کے علاوہ (جو پہلے ۳۰ تھی) سب حدیثیں مشکوٰۃ شریف سے لی گئی ہیں۔ اس رسالہ سے جہاں جانوروں کے حقوق معلوم ہوں گے وہاں غیر مسلم قوموں کے اس الزام کا جواب بھی معلوم ہو جائے گا کہ مسلمان جاندار پر رحم نہیں کھاتے اور اسے کچھ نہیں سمجھتے ناظرین سے درخواست ہے کہ حضرت مولانا کو اور احقر کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں۔

محمد عاشق الٰہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱- عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حقہا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیہا السیر وفی روایۃ اذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بہا نقیہا رواہ مسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ہرا بھرا جنگل ہونے کے زمانہ میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق زمین سے دیا کرو (یعنی تھوڑی تھوڑی دیر میں ان کو چرنے کو چھوڑ دیا کرو) اور جب قحط سالی میں سفر کرو (کہ اس زمانہ میں راستہ میں گھاس والی زمین نہ ملے) تو ان پر سفر جلدی قطع کرلیا کرو (مسلم)

ف. یعنی راستہ میں بے ضرورت دیر نہ لگایا کرو تاکہ منزل پر جلدی پہونچکر کچھ چارہ وغیرہ ان کو مل جائے کیونکہ منزل پر ان چیزوں کا اہتمام رہا کرتا ہے، مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب تم خشک سالی میں سفر کیا کرو تو ان کا گودا ختم ہونے سے پہلے ان کو منزل پر جلدی پہنچا دیا کرو (یعنی بلا وجہ دیر مت لگاؤ یا کوئی زائد مشقت مت ڈالو کہ اس کا ست ہی نکل جائے۔

اس حدیث سے سواری کے جانور کے یہ حقوق معلوم ہوئے۔ جن میں یکہ گاڑی کا گھوڑا بھی داخل ہے (۱) راستہ میں اس کو بقدر حاجت آرام دینا چاہیے۔ آثار سے تھکن معلوم ہونے لگے تو اس کو دم دے دے۔ تھکنے پر جانور کا بدل ڈالنا بھی اس کا ایک اچھا طریق ہے (۲) راستہ میں اگر گھاس وغیرہ ہو تو منزل پر پہنچنے میں فضول دیر نہ لگائے مثلاً کسی دوست کے ملنے کو ٹھہر گئے اور وہ جانور غریب سوکھے منہ کھڑا ہے یا فضول سیر و سیاحت و تماشے کے لئے اس جانور کو لئے پھرتے ہیں (۳) منزل پر پہونچکر جلد سے جلد

جانور کی خبر لے، اس میں بھی بے حد غفلت کرتے ہیں کہ منزل پر پہنچکر جانور کے گھاس دانہ کو بھول جاتے ہیں خاص کر اگر وہ جانور کرایہ کا ہو تو اور بھی زیادہ غفلت کرتے ہیں۔

۲ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتخذوا ظہور دوابکم منابر فان اللہ تعالی انما سخرھا لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فعلیہا فاقضوا حاجاتکم رواہ ابوداؤد

حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی سواری کے جانوروں کو منبر (کے مشابہ) مت بناؤ (یعنی اس طرح کہ راستے میں مثلاً کوئی دوست مل گئے اور سواری کو روک کر اسی پر بیٹھے بیٹھے گھنٹوں باتیں کر رہے ہیں) کیوں کہ اللہ تعالی نے وہ جانور تمہارے تابع اس لئے کر دئے ہیں کہ تم کو ایسے مقام تک پہنچا دیں جہاں تم بدون مشقت نفس کے پہنچنے والے نہ تھے

پس اس پر بغیر قطع مسافت کے گھنٹوں بیٹھے رہنا اس کو ایک زائد تکلیف پہنچانا ہے۔ اور اس کام کے واسطے اللہ تعالی نے تمہارے لئے زمین بنائی ہے سو اس پر اتر کر اپنی ... حاجتیں پوری کیا کرو (یعنی زیادہ دیر تک بات چیت کرنا ہو تو سواری کو چھوڑ دو زمین پر اتر کر بات چیت کرو۔

ف۔ بہت سے امراء اس بلا میں مبتلا ہیں کہ دونوں نے گھوڑے روک لئے اور چڑھے چڑھے گھنٹوں باتیں کر رہے ہیں اور جانور اکتا رہا ہے گھبرا رہا ہے ٹاپیں مار رہا ہے مگر ان کے کان پر جوں نہیں رینگتی اور زمین پر اترنا عار سمجھتے ہیں اور چڑھے چڑھے باتیں کرنے کو شان اور فخر سمجھتے ہیں البتہ اگر کوئی مختصر سی بات ہو اس کا مضائقہ نہیں

٣ وعن انسؓ قال كنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتى نحل الرحال رواه ابوداود

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم جب کسی منزل پر اترتے تھے تو نماز نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ کجاووں کو نہیں کھول لیتے تھے (اور اونٹوں پر سے نہ اتار لیتے تھے) (ابوداؤد)

ف۔ سبحان اللہ حضرات صحابہ جانوروں کی کتنی رعایت کرتے تھے کہ بے ضرورت اتنی تھوڑی سی دیر تک بھی ان کا لدا رہنا پسند نہ کرتے تھے،

٤ وعن شداد بن اوس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله تبارك وتعالى كتب الاحسان على كل شئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته رواه مسلم

حضرت شدادؓ ابن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنے کو ضروری فرمایا ہے سو جب تم (کسی مجرم کو) قتل کیا کرو تو اچھے طریقے سے قتل کیا کرو اور جب تم (کسی جانور کو) ذبح کیا کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کیا کرو اور اس اچھے طریقہ میں یہ بھی داخل ہے کہ تم میں جو شخص بھی اس کام کا کرنے والا ہو وہ اپنے چاقو کو تیز کر لیا کرے اور اپنے ذبیحہ کو راحت دے (مسلم)

ف۔ مطلب یہ ہے کہ بلا ضرورت تکلیف نہ پہنچائے مثلاً مستحق قتل کو یا موذی جانور کو کوئی شخص تڑسا تڑسا کر قتل کرے جیسا کبوتر باز بلی کو مارتے ہیں یا ذبح کرنے کا چاقو کند ہو یا رگوں کے کٹنے کے بعد کھال حلق کی کاٹنے لگے یا اور کسی طرح سے تکلیف پہنچائے یا ذبح سے پہلے اس کو بھوکا پیاسا مارے جیسے اکثر قصاب کرتے ہیں فقہاء نے اس کے متعلق بہت سے

مسئلے لکھے ہیں یہاں تک فرمایا ہے کہ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کرے پیشہ ور لوگ ان امور میں بہت کوتاہی کرتے ہیں اور کسی کو یہ شبہ ہو کہ خود ذبح کرنا ہی الحت کے خلاف ہے بات یہ ہے مصلحت و ضرورت سے اللہ تعالیٰ نے ذبح کی اجازت دی ہو اور مصلحت کے لئے قتل کرنے کو سب ہی جائز سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ جو لوگ ذبح حیوان پر خلاف رحم ہونے کا اعتراض کرتے ہیں امن قائم کرنے کی مصلحت سے مجرم اور قاتل کے قتل کرنے کو درست سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بھی خلاف راحت ہے، اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ اس حدیث میں قتل و ذبح کو ایک جگہ ذکر کیا گیا ہے تو اس میں اسی اعتراض کو دفع کرنا مقصود ہے۔

۵ وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی ان تصبر بھیمۃ او غیرھا للقتل متفق علیہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کہ آپ اس حرکت سے منع فرماتے تھے کہ کسی بہیمہ (چوپایہ) کو یا غیر بہیمہ کو (مثلاً انسان کو) قتل کیلئے باندھکر کھڑا کیا جائے (بخاری و مسلم)

۶ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو ایسی چیز کو نشانہ بناوے (بخاری و مسلم)

ف۔ بعض لوگ محض نشانہ کی مشق کے لئے جانور کو باندھکر کھڑا کر تیغ اور اس کی تیر لگاتے ہیں یہ وہی مضمون ہے ؏ ان کا تو کھیل، خاک میں ہم کو ملا دیا۔ سو اس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

اسی حکم میں ہے جانور کو شکار کا آلہ بنانا جیسے شیر کا شکار کرنے والے بکرا باندھ دیتے

ہیں یا مچھلی کا شکار کرنے والے کانٹے میں زندہ خراطین لگا دیتے ہیں نظیرہ فی الدر المختار یکرہ تعلیم البازی بالطیر الحی لتعذیبہ بعض لوگ دوا بنانے میں زندہ جانور کھولتے پانی میں یا گرم روغن میں ڈال دیتے ہیں جو سراسر ظلم ہے۔

۷ وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ وعن الوسم فی الوجہ رواہ مسلم

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ پر مارنے سے اور چہرہ پر نشان لگانے سے منع فرمایا۔ (مسلم) نیز حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گذرا اور اس کے چہرہ میں نشان کیا ہوا تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے اس کے چہرہ پر نشان لگایا ہے (مسلم)

۸ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ حمار قد وسم فی وجہہ قال لعن اللہ الذی وسمہ رواہ مسلم

ف۔ نشان کرنا جانور کے کسی دھار دار آلہ سے جائز ہے مگر شرط یہ ہو کہ گوشت تک نہ پہنچے صرف حد جلد تک رہے دوسرے یہ کہ چہرہ پر نہ ہو حضرت امام صاحبؒ کا قول جو کراہت اشعار میں مذکور ہے بقول امام طحاوی و امام ابو منصور ماتریدی مراد وہ اشعار ہے جو گوشت تک پہنچ جاتا تھا (شامی ص ۲۰۳ ج ۱) باقی گرم لوہے سے داغ دینا ایسے طریقہ سے تو جائز ہے جس میں زیادہ ایذا نہ ہو (شامی عن الاتقان ج ۵ ص ۳۸۳) ورنہ درست نہیں۔ لاحادیث النہی عن تعذیب الحیوان عامۃ وعن الکی خاصۃ وھذا النہی مختص بزیادۃ التاذی۔

۹ وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل عصفورا فما فوقہا بغیر حقہا سالہ اللہ تعالیٰ عن قتلہ قیل یا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو

رسول اللہ وما حقها قال ان يذبحها فيأكلها ولا يقطع رأسها فيرمي بها

شخص کسی چڑیا کو یا اس سے بڑے جانور کو اس کے حق کے خلاف قتل کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے قتل کے متعلق اُس سے بازپرس فرمائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور اس کا حق کیا ہے فرمایا یہ ہے کہ اس کو کھانے کے لئے ذبح کرے اور اُس کا سر جدا کر کے پھینک نہ دے (احمد و نسائی اور دارمی)

ف۔ مطلب یہ کہ فضول و بے کار قتل نہ کرے بلکہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اگر اس کو کھانا منظور ہو تو باقاعدہ ذبح کرے اور جس کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو اگر وہ موذی ہے تو اس کو دفع ایذاء کی غرض سے قتل کرنا درست ہے کہ یہ قتل کرنا بھی فضول نہیں ہے دفع ایذا خود مصلحت ہے، اور اگر نہ اس کا گوشت کھایا جاتا ہے نہ موذی ہے تو اس کا قتل کرنا بالکل جائز نہیں کہ وہ محض فضول ہی ہے۔ حدیث نمبر ۱۰ جو آئندہ آتی ہے اس کے بھی یہی معنی ہیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ذبح کرنے سے سر جدا ہو جائے تو سر بھی حلال ہے اس کو پھینکا نہ جائے نقلہ الشامی ایضاً عن العنایۃ ج ۵ ص ۲۰۷ و سیاتی تحقیقہ تحت الحدیث الآتی۔

۱۰ وعن ابي واقد الليثي قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يجبون اسنمة الابل ويقطعون

حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ایسے زمانہ میں تشریف لائے کہ لوگ اونٹوں کے کوہانوں کو اور دُنبہ کی چکتیوں کو (ذبح کے قبل) تراش لیتے تھے (اور اس کے بعد ذبح کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ زندہ جانور سے جو عضو تراشا جائے وہ عضو

الیات الغنم فقال ما یقطع من البھیمۃ وھی حیۃ فھی میتۃ لا توکل رواہ الترمذی و ابوداؤد.

مردار ہے کھایا نہ جائے (ترمذی اور ابوداؤد)

ف۔ اس کے منع ہونے کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس میں خواہ مخواہ جانور کو تکلیف دینا ہے، کوہان اور چکتی ذبح کے بعد بھی حاصل ہو سکتی ہے لہٰذا ذبح سے پہلے کاٹنا خواہ مخواہ جانور کو تکلیف دینا ہوا، شاید زندہ جانور کے کاٹے ہوئے چکتی اور کوہان میں ذرا بہت لذت زیادہ ہو۔ مگر ذرا سے نفع کے لئے (اور وہ بھی . . . . . جو یقینی نہ ہو) جانور کو تکلیف دینے کی اجازت نہیں ہے۔

اس ممانعت میں قصابوں کا یہ فعل بھی داخل ہے کہ ذرا سی کھال بڑھانے کے لئے اوپر سے ذبح شروع کر کے رگوں تک لاتے ہیں تو رگوں کے کٹنے سے پہلے پہلے جتنی دور سے کھال کاٹی گئی ہے وہ بلا ضرورت جانور کو تکلیف دینا ہے گو ایسا کرنے سے گوشت حرام نہ ہوگا کیونکہ ذبح سے پہلے کھال یا اور کوئی عضو جدا نہیں ہوا ہے، یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ اس حدیث میں جو زندہ جانور سے کاٹے ہوئے عضو کو حرام فرمایا ہے سو اس سے وہ جانور مراد ہے جو ذبح نہ کیا گیا ہو۔ لہٰذا اگر جانور کو ذبح کر کے اس کی جان نکلنے سے پہلے اس کا عضو کاٹ لیا جائے تو اس کا کھانا حلال ہوگا اگرچہ ایسا کرنا گناہ ہے درست نہیں ہے مگر چونکہ ذبح کئے ہوئے جانور کو شریعت نے زندہ قرار نہیں دیا اس لئے وہ عضو حلال ہوگا جو ذبح کے بعد جان نکلنے سے پہلے کاٹ لیا جائے گا (صرح بہ فی الدر المختار ورد المختار) حدیث نمبر ۹ کے ذیل میں جو مسئلہ بیان ہوا ہے۔ یہاں اس کی

تحقیق ہو گی۔

۱۱ (عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم رواہ الترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں میں لڑائی کرانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی وابوداؤد)

ف۔ مرغ بازی اور بٹیر بازی اور مینڈھے لڑانا اسی طرح کسی اور جانور کو لڑانا سب اس ممانعت میں داخل ہے اور سب حرام ہے کیونکہ اس میں خواہ مخواہ ان کو تکلیف دینا ہے۔ اور اسی کے حکم میں ہے گاڑی بانوں کا بیلوں کو بھگانا کہ وہ بھی ہانپ جاتے ہیں اور بعض اوقات سواریوں کے بھی چوٹ لگ جاتی ہے اور تفاخر مقابلہ کے سوا اس میں کوئی مصلحت نہیں اور گھوڑ دوڑ وغیرہ جب کہ اس میں جوا نہ ہو اس سے مستثنیٰ ہے کہ ان کی مشاقی میں مصلحت ہے۔

۱۲ (عن زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الدیک فانہ یوقظ للصلوٰۃ رواہ ابوداؤد)

حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ کو برا مت کہو کیونکہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے (ابوداؤد)

ف۔ آگے حدیث نمبر ۲۱ و نمبر ۲۲ سے معلوم ہوگا کہ یہ ممانعت عام ہے تمام غیر موذی جانوروں کو اور تمام حالات کو پس مجموعہ احادیث سے ثابت ہوا کہ جانوروں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ان کو برا نہ کہا جائے اب غضب ہے کہ جانور سے تجاوز کر کے اس کے پالنے والے ہی کو گالیاں دیتے ہیں جیسا بیلوں کو کہتے ہیں کہ تیرے بیچنے والے کی یوں توں یہ فعل

اور زیادہ حرام ہے وتخصیص غیر الموذی لحدیث لعن اللہ العقرب۔

۱۳ (عن ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل اربع من الدواب النملۃ والنحلۃ والھدھد والصرد رواہ ابوداؤد والدارمی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور لٹورا (ابوداؤد اور دارمی)

ف۔ چار کا ذکر مثال کے طور پر ہے مطلب یہ ہے کہ جس کا نہ تو کھانا مقصود ہو اور نہ وہ موذی ہے اس کا قتل کرنا جان کا خواہ مخواہ تلف کرنا ہے۔ حدیث ۹ کے ذیل میں بھی یہ مضمون گذرا ہے یہ صورت بھی اس ممانعت میں داخل ہے جو بعض سنگدلوں کی عادت ہے کہ ہاتھ میں بندوق لیئے جاتے ہیں بندوق خالی کرنا ہے کوئی جانور سامنے آگیا اور بلاوجہ اس کو نشانہ بنادیا اور وہ بیچارہ بزبان حال یہ کہتا ہوا اور تڑپتا ہوا عدم کو سدھارا

لکھ کر ہمارا نام زمین پر مٹادیا
ان کا تو کھیل خاک میں ہم کو ملادیا

یا ہاتھ میں بید ہلاتے ہوئے جارہے ہیں کوئی کتا بلی سامنے پڑگیا اور بلاوجہ اس کے ایک رسید کردی اور وہ غریب ٹائیں ٹائیں کرکے رہ گیا مگر

بترس[1] از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

[1] مظلوم کی آہ سے ڈرو کیونکہ جب وہ دعا کرتا ہے تو خدا کی طرف سے قبولیت اس کے استقبال کو آتی ہے۔

۱۴ وعن عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنھٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلھا رواہ ابو داود وفی روایۃ للنسائی عن ابن عمر مرفوعا لا تقتلوا الضفادع فان نقیقھا تسبیح

حضرت عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے بارے میں سوال کیا کہ اس کو مار کر دوا میں شامل کر دوں؟ سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو منع فرمایا اور نسائی کی روایت میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ مینڈکوں کو قتل مت کرو کیونکہ ان کی آواز تسبیح ہے۔

ف۔ اس ممانعت کی وجہ بھی وہی ہے جو حدیث ع۹ و ع۱۳ میں گذری ہے۔ اور نسائی کی روایت میں جو حکمت فرمائی ہے وہ مستقل وجہ نہیں ہے بلکہ وجہ مذکورہ کا تمیمہ ہے مطلب یہ ہے کہ یہ جانور بھی مثل دوسرے جانوروں کے ذاکر ہے تو اس کے قتل میں ذکر الٰہی کا توڑ دینا ہے اور کوئی مصلحت و ضرورت ہے نہیں جس کے لئے اس کو گوارا کیا جائے اور دوا کی ضرورت کا اعتبار اس لئے نہیں کہ تداوی بالحرام (حرام کے ذریعہ دوا کرنا) جائز نہیں جیسا کہ جمہور کا مذہب ہے یا اگر اجازت ہے تو وجود وجہ ضرورت کا اس اجازت کے لئے شرط ہے یعنی اس کا شدید ہونا اور دوسری دوا کا نافع نہ ہونا یہ شرط مینڈک کو استعمال کرنے میں نہ پائی جاتی ہوگی جیسا متاخرین کا فتویٰ ہے پس یہ قتل بے ضرورت رہ گیا لہٰذا ممنوع ہوا۔

۱۵ وعن سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ھامۃ ولا عدوی ولا

حضرت سعدؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کھوپری سے کوئی جانور کا نکلنا کوئی چیز ہے جو اعتقاد تھا

طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیٔ
ففی الدار والفرس والمرأۃ رواہ
ابوداؤد وقال فی المرقاۃ والمعنی
ان فرض وجودھا یکون فی
ھذہ الثلاثۃ ویؤیدہ ما ورد
فی الصحیح بلفظ ان کان
الشوم فی شیٔ ففی الدار
والمرأۃ والفرس والمقصود منہ نفی
صحۃ الطیر علی وجہ المبالغۃ

اہل جاہلیت کا کہ جس مقتول مظلوم کا انتقام
نہ لیا جائے اُس کی کھوپڑی سے ایک جانور پیدا
ہو کر چلاتا ہے کہ مجھکو پانی دو) اور نہ
بیماری لگنا کوئی چیز ہے اور نہ بدشگونی کوئی
چیز ہے اور اگر (بالفرض) بدشگونی کوئی چیز
ہوتی تو گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت
میں ہوتی۔ (ابوداؤد)

ف۔ ترجمہ میں لفظ بالفرض لکھنے کی وجہ حاشیہ مشکوٰۃ میں مرقاۃ سے منقول ہے جو اصل حدیث کی تشریح میں ذکر کی ہے . . . . جس کا یہی حاصل ہے اور اس کے اخیر میں ہے کہ مقصود اس سے بدشگونی کے وجود کی بطریق مبالغہ نفی کرنا ہے۔ ف۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بعضے جانوروں کی نسبت جو مطلقاً مثل اُلو وغیرہ کے یا خاص حالتوں میں مثلاً گھوڑے وغیرہ کے عوام کا اعتقاد ان کے منحوس ہونے کا ہے محض غلط ہے تو حیوانات کے حقوق میں سے ایک یہ امر بھی ہوا کہ ان کو منحوس نہ سمجھے اور اس حق ضائع کرنے سے اُس کے دوسرے عملی حقوق بھی ضائع ہو جاتے ہیں کہ اُن کی بے قدری کے سبب اُن کے کھلانے پلانے میں کوتاہی و بے پروائی کی جاتی ہے۔

۱۶ وعن انس قال ان کان النبی

حضرت انس رضی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

صلی اللہ علیہ وسلم یخالطنا
حتی یقول لاخ لی صغیر یا
ابا عمیر ما فعل النغیر وکان
لہ نغیر یلعب بہ فمات متفق
علیہ قال فی المرقاۃ فی الحدیث
اباحۃ لعب الصبی بالطیور
اذا لم یعذبہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ
بے تکلفی سے رہا کرتے تھے یہاں تک کہ میرے
ایک چھوٹے بھائی سے فرماتے کہ اے ابو عمیر
تمہارا لال کیا ہوا اور اس کے پاس ایک لال
تھا جس سے وہ کھیلا کرتا تھا اور وہ مر گیا تھا۔
(بخاری و مسلم)

ف۔ معلوم ہوا کہ بچہ کو کھیلنے کے لئے پرندہ دینا درست ہے جبکہ اس کو بچہ تکلیف نہ دے۔ یہ شرط کہ جبکہ اس کو تکلیف نہ دے اس کی دلیل حدیث آئندہ بھی ہے اور اس کے سوا اور بھی عام حدیثیں ہیں جن میں جاندار کو ایذا دینے کی ممانعت آئی ہے

١٧ وعن عامر الرام قال بینا نحن
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذ اقبل رجل علیہ کساء
وفی یدہ شیء قد التف علیہ
فقال یا رسول اللہ مررت
بغیضۃ شجر فسمعت فیہا
اصوات فراخ طائر فاخذتہن
فوضعتہن فی کسائی فجاءت

حضرت عامر رامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک
ایک شخص آیا جس پر ایک کملی تھی اور اس کے
ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس کو اس نے لپیٹ
رکھا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم میں درختوں کے ایک جھنڈ
میں گذرا تھا میں نے وہاں کسی پرندے کے

أمهن فاستدارت على رأسي
فكشفت لها عنهن فوقعت
عليهن فلففتهن بكسائي
فهن أولاء معي قال ضعهن
فوضعتهن وأبت أمهن إلا لزومهن
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم أتعجبون لرحم أم الأفراخ
فراخها فوالذي بعثني بالحق
لله أرحم بعباده من أم الأفراخ
بفراخها ارجع بهن حتى تضعهن
من حيث أخذتهن وأمهن
معهن فرجع بهن رواه
ابوداؤد

بچوں کی آواز سنی میں نے ان بچوں کو لے لیا اور ان کو
اپنی کملی میں رکھ لیا پھر ان کی ماں آئی اور میرے
سر پر چکر کاٹنے لگی میں نے اُس کے سامنے ان
بچوں کو کھول دیا وہ ان پر گر پڑی میں نے ان سب
کو اپنی کملی میں لپیٹ لیا اور وہ سب میرے پاس
ہیں آپ نے فرمایا ان کو رکھ دے راوی کا بیان
ہے کہ میں نے ان سب کو رکھ دیا اور ان کی
ماں نے ان کا ساتھ نہ چھوڑا پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ ان بچوں کی ماں کی
محبت سے جو اس کو بچوں کے ساتھ ہے تعجب کرتے
ہو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھکو حق دیکر بھیجا ہے
واقعی حق تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ
رحیم ہے جس قدر یہ بچوں کی ماں اپنے بچوں پر۔ پھر
آپ نے حکم دیا کہ ان کو واپس لے جا اور جہاں سے
لایا ہے وہاں ہی رکھ آ اور ماں بھی ان کے ساتھ
رہی چنانچہ وہ شخص ان کو ان کی جگہ پر پہنچانے کیلئے لیکر

ف ۔۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک ایسے ہی موقعہ پر آپ نے ڈانٹنے کے لہجہ میں فرمایا تھا مَن فَجَعَ ھٰذِہٖ بِوَلَدِھَا یعنی اس ماں کو کس نے دکھ دیا ہے اس کے بچے اس کو واپس دیدو۔ یہ روایت حدیث ۲۸ میں آرہی ہے

ف - اس سے معلوم ہوا کہ کسی جانور کو بلاضرورت دکھ دینا قابل زجر اور ممنوع ہے اور حدیث میں بھی امر کا صیغہ وارد ہے کہ ان کو واپس لے جا کر رکھ دے ظاہر امر کا وجوب ہے بشرطیکہ کوئی دلیل اس کے خلاف کی نہ ہو اور یہاں نہیں ہے اور اکثر وہ پرندے جو پنجرہ میں رکھے جاتے ہیں چونکہ وہ اصل فطرت سے بھی متوحش ہوتے ہیں۔ اور پالنے کے بعد بھی متوحش رہتے ہیں اس توحش کے سبب بند کرنے سے ضرور دردناک ہوتے ہیں اسی طرح جب ان کو بچپن میں نکال کر لاتے ہیں جیسے طوطے کے بچوں کو بکثرت پکڑنے کی عادت ہے یہ بھی اور ان کے ماں باپ بھی دردمند ہوتے ہیں اس لئے یہ فعل ضرور منع ہوگا چنانچہ درمختار کے اُس قول کے تحت میں جس میں دل بہلانے کے لئے کبوتروں کے پالنے کی اجازت اور اڑانے کی ممانعت مذکور ہے علامہ شامی نے نقل فرمایا ہے کہ مجتبیٰ[1] میں ہے کہ گھر میں پرندے اور مرغی رکھنے کا کچھ ڈر نہیں لیکن ان کو کھانے پینے کو دیتا رہے اور قنیہ[1] میں ہے کہ بلبل کو پنجرے کے اندر محبوس کیا اور اس کو کھلاتا پلاتا بھی رہا تب بھی جائز نہیں اور غالباً حبس فی القفص (پنجرہ میں بند کرنے) کی کراہت اس لئے ہے کہ وہ قید اور تعذیب ہے اور دوسرے طریقے پالنے کے ایسے نہیں اور اسی سے تطبیق ہوگئی حبس کے جواز و عدم جواز میں اور میں کہتا ہوں کہ تصریح ہے کہ پالنے کے جس طریق میں جانور کو تنگدلی اور پریشانی ہو اس طریق سے پالنا درست نہیں پس پرند وغیرہ میں بعضے تو مانوس ہو جاتے ہیں جیسے کبوتر اور تیتر اور مرغی ان کا پالنا تو کچھ حرج نہیں اور بعضے مانوس نہیں ہوتے پس اگر ان کو آزادی کے ساتھ رکھا جائے جیسے سرکاری عجائب خانہ میں بڑا میدان لوہے کے جال سے گھیر دیا جاتا ہے اور کھانے پینے کا پورا انتظام ہوتا ہے تو اس صورت میں بھی حرج نہیں اور اگر پنجرہ وغیرہ میں ان کو مقید کیا جائے جیسے عام عادت ہے تو یہ درست نہیں اور لال پالنا جو اوپر مذکور ہے یا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پالنے کے وقت اطلاع نہیں ہوئی

---

[1] ایک فقہی کتاب کا نام ہے ۱۲

اور یا انہوں نے پنجرہ میں بند نہ کیا ہوگا۔ جب ایسے جانور کا پنجرہ میں رکھنا درست نہیں گو کھانے و پینے کا بھی انتظام رکھے تو اگر اس کا انتظام بھی نہ رکھے تو دو وبال ہوں گے اور اگر اس کو دھوپ و بارش سے بھی نہ اٹھائے تو تین وبال ہیں۔ شیر وغیرہ کو کٹ گھر میں رکھنا

کم اباحت ہے

۱۸ وعن یعلی بن مرۃ الثقفی قال ثلثۃ اشیاء رأیتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا نحن نسیر معہ اذ مررنا ببعیر یسقی علیہ فلما راٰہ البعیر جرجر فوضع جرانہ فوقف علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال این صاحب ھذا البعیر فجاءہ فقال بعنیہ فقال بل نھبہ لک یا رسول اللہ وانہ لاھل بیت مالھم معیشۃ غیرہ قال اما اذ ذکرت ھذا من امرہ فانہ شکی کثرۃ العمل وقلۃ العلف فاحسنوا الیہ الحدیث رواہ فی شرح السنۃ

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے تین واقعے عجیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھے (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) ہم آپ کے ہمراہ چلے جا رہے تھے کہ اچانک ہمارا گذر ایک اونٹ پر ہوا جس پر (آب پاشی کے لئے) آب کشی کی جاتی تھی جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو بلبلانے لگا اور اپنی گردن کا اگلا حصہ جھکا دیا (یہ شکل ہے نیازمندی کی) آپ اس کے پاس کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے وہ حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ میرے ہاتھ اس کو بیچ ڈال۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں بلکہ ہم یہ آپ کو ہبہ کرتے ہیں اور یہ ایسے گھرانے والوں کا ہے کہ بجز اس کے ان کے پاس کوئی ذریعہ معشیت نہیں آپ نے فرمایا سو اگر اس کا یہ قصہ ہے جو تو نے ذکر کیا تو (ہم اس کو لیتے نہیں لیکن) اس نے کام زیادہ لینے کی اور خوراک کم دینے کی شکایت کی ہے سو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو الحدیث شرح

ف۔ جانوروں سے کام لینے والے اس میں بہت ہی مبتلا ہیں ہل چلانے والے یکے

گاڑی ہانکنے والے وغیرہ۔ اس حدیث کو خوب دھیان سے پڑھیں اور سنیں درمختار میں بیل اور گدھے سے کام لینے میں یہ شرط لگائی گئی ہے کہ بغیر مشقت اور مارنے کے کام لیوے اور وجہ میں یہ لکھا ہے کہ جانور پر ظلم کرنا ذمی عہ پر ظلم کرنے سے زیادہ سخت ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے زیادہ سخت ہے آہ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان پر ظلم کرنا جس کی وعیدیں حدیثوں میں سخت سخت آئی ہیں جس قدر سخت ہے جانور پر ظلم کرنا اس سے دو حصہ زیادہ سخت ہے رد المحتار میں ہے کہ اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ نہ رکھے اور اُس کے منہ اور اس کے سر پر نہ مارے اس پر سب کا اتفاق ہے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک بالکل نہ مارے اگرچہ اُس کی ملک ہو۔ پھر شرارت پر تادیباً بقدر ضرورت مارنے کی اجازت لکھی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محض تیز دوڑانے کے لئے مارنا ہرگز جائز نہیں۔

۱۹ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامرأۃ مومسۃ مرت بکلب علی رأس رکی یلھث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفھا فاوثقتہ بخمارھا فنزعت لہ من الماء فغفر لھا بذلک قیل ان لنا فی البھائم اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر۔ متفق علیہ

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بدچلن عورت کی مغفرت ہو گئی جس کا گذر ایک کتے پر ہوا تھا جو ایک کنوئیں کے کنارے زبان لٹکائے ہوئے تھا پیاس کی وجہ سے مرنے کو ہو رہا تھا پس اس نے لاحم کھاکر، اپنا موزہ اتارا اور اس کو اپنے دوپٹہ سے باندھا اور اس کے لئے پانی نکالا اور پلایا، سو اس سبب سے اُس کی مغفرت ہو گئی عرض کیا گیا کہ کیا جانوروں کے کھلانے پلانے میں بھی ہمارے لئے اجر ہے آپ نے فرمایا ہر جانور کی خدمت میں اجر ہے (بخاری و مسلم)

عہ ذمی وہ کافر جو مسلمانوں کی عملداری میں رہتا ہو

ف۔ جن جانوروں کا قتل واجب ہے جیسے سانپ وغیرہ وہ اس سے خارج ہیں مگر ترسانا ان کو درست نہیں اور اس سے کوئی شخص کتے پالنے پر استدلال نہ کرے پالنا اور چیز ہے اور حاجت کے وقت اس کی امداد اور چیز ہے اور دیکھئے اس کتے سے اس نے کوئی کام نہیں لیا تو جو جانور کام دیتے ہیں ان کا تو اور زیادہ حق ہو گا۔

۲۰ وعنہ وعن ابن عمر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عُذبت امرأۃ فی ھرۃ امسکتھا حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمھا ولا ترسلھا فتاکل من خشاش الارض متفق علیہ

حضرت ابن عمرؓ و ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو ایک بلّی کے سبب عذاب ہوا تھا کہ اس نے اس کو پکڑ کر رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی سو نہ تو اس کو کچھ کھانے کو دیتی تھی اور نہ اُس کو چھوڑتی تھی کہ حشرت الارض یعنی زمین کے کیڑے مکوڑوں سے اپنی غذا حاصل کرتی

ف۔ ردالمختار میں ہے کہ جو بلّی ایذا پہنچائے اس کو ضرب شدید نہ پہنچائی جائے بلکہ اس کو تیز چھری سے ذبح کر ڈالیں لوگ جانوروں کے ستانے کی کچھ پرواہی نہیں کرتے اور نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں ایک عورت کو دیکھا جس کو ایک بلّی کے معاملہ میں اس طرح عذاب ہو رہا تھا کہ وہ بلّی اس کو نوچتی تھی جبکہ وہ عورت سامنے آتی تھی اور جب وہ پشت کرتی تھی تو وہ بلّی اس کے سرین کو نوچتی تھی (باب الصلوۃ الکسوف)

۲۱ وعن ابی جری جابر بن سلیم فی حدیث طویل قال قلت یا رسول اللہ اعھد الی قال

ابی جری جابر بن سلیم سے ایک حدیث طویل میں روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(صلی اللہ علیہ وسلم) لا تسبن احدا قال فما سببت بعدہ حرا ولا عبدا ولا بعیرا ولا شاۃ الحدیث رواہ ابو داؤد۔

کسی کو برا مت کہنا، وہ کہتے ہیں میں نے اس کے بعد کسی کو برا نہیں کہا نہ آزاد کو نہ غلام کو نہ اونٹ کو نہ بکری کو الحدیث (ابو داؤد)

ف۔ برا کہنے میں گالیاں دینا اور منحوس کہنا سب داخل ہو گیا۔ حدیث ۱۵ و ۱۲ میں تفصیل ملاحظہ ہو

۲۲ وعن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی

حضرت ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوا پر لعنت کی آپ نے فرمایا: ہوا کو لعنت مت کرو کیونکہ وہ تو مامور ہے یعنی خدا کے حکم سے آتی ہے اور جو شخص ایسی شے پر لعنت کرے جو اس کی اہل نہ ہو تو وہ لعنت اسی شخص پر لوٹتی ہے (ترمذی)

ف۔ اس چیز کے عموم میں جانور بھی داخل ہیں۔ لہٰذا جانوروں پر بھی لعنت درست نہیں

۲۳ وعن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال فی الخیل والشکال ان یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او فی یدہ الیمنی ورجلہ الیسری رواہ مسلم قال فی اللمعات یمکن ان یکون قد جرب ذلک الجنس

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں شکال کو پسند نہ فرماتے تھے اور وہ یہ ہے کہ اس کے داہنے پاؤں اور بائیں ہاتھ میں یا داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔ (مسلم) لمعات میں ہے کہ ممکن ہے کہ تجربہ سے اس جنس میں نجابت؏ نہ ہوتی ہو اور اس ممکن کی تعیین وقوع اس سے ہو گئی کہ حدیثوں میں نحوست کی نفی کی

؏ نجابت نسل کا اچھا ہونا ۱۲ بقیہ بر صفحہ ۲۲

فلم یکن فیه نجابة۔

تصریح آئی ہے۔

۲۴ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یمن الخیل فی الشقر رواه الترمذی وابوداؤد الشقرة الحمرة الصافیة

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں میں مبارک سرخ رنگ میں ہے (ترمذی)

ف۔ برکت کا ثبوت تو اشیا میں ہے مگر نحوست کا نہیں۔

۲۵ وعن عتبة بن عبد السلمی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفها ولا اذنابها فان اذنابها مذابها ومعارفها دفاؤها ونواصیها معقود فیها الخیر

حضرت عتبہ بن عبد سلمی سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ گھوڑوں کی پیشانی کے بال اور ایال اور دم مت کاٹا کرو کہ دم تو ان کی مورچھل ہیں اور ان کی ایال گرمی کا سامان ہے اور پیشانی کے بالوں میں خیر متعلق ہے (ابوداؤد)

۲۶ وعن ابی وهب الجشمی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارتبطوا الخیل وامسحوا بنواصیها واعجازها قال اکفالها وقلدوها ولا تقلدوها الاوتار

حضرت ابو وہب جشمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے اپنے ہاں باندھا کرو اور اُن کے پیشانی کے بالوں اور پٹھے پر ہاتھ پھیرا کرو کہ اس میں ان کی قدر کا اظہار ہے اور نیز اس شفقت سے اُس میں راحت و نشاط کا اثر پیدا

(حاشیہ صفحہ گزشتہ)
عہ مطلب یہ کہ یہ صرف ممکن ہی نہیں بلکہ واقع بھی یہی ہے پس یہ وجہ متعین ہوگی صرف احتمال و امکان ہی نہ رہا اور دلیل اس وجہ کی متعین ہونے کی وہ حدیثیں ہیں جن میں نحوست کی نفی آئی ہے پس نحوست اس کی وجہ نہیں اور کوئی وجہ محتمل نہ تھی جب ایک منفی ہے دوسری متعین ہوگئی ۱۲ منہ۔

رواہ ابوداؤد والنسائی

ہوتا ہے اور فرمایا کہ ان کے گلے میں علی الاکر تانت باندھا کرو (ابوداؤد نسائی)

ف۔ ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ جانور کو راحت پہنچانا چاہئے اور اس کی راحت کی کمی کے اسباب سے بچنا چاہئے پس اس کو اذیت و عقوبت پہنچانا کس قدر مذموم یعنی بُرا ہوا ہوگا۔ تانت باندھنے کی ممانعت کی وجہ آئندہ ملے گی۔

۲۷ وعن جابر قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین الحدیث رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو دنبے ذبح کئے جو سینگوں والے تھے اور دو رنگے تھے اور خصی تھے (احمد اور ابوداؤد ابن ماجہ دارمی)

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مصلحت سے جانور کو بدھیا کرنا جائز ہے درمختار ورد المحتار میں بھی اس کی تصریح ہے۔

۲۸ وعن عبد الرحمن بن عبد اللہ عن ابیہ قال کنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی سفر فانطلق لحاجتہ فرأینا حمرۃ معہا فرخان فاخذنا فرخیہا فجاءت الحمرۃ فجعلت تفرش

حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ اپنی حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک لال مادہ دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا وہ لال مادہ

فجاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم
فقال من فجع ھذہ بولدھا
ردوا ولدھا الیھا ورای
قریۃ النمل قد حرقناھا قال
من حرق ھذہ فقلنا نحن
قال انہ لا ینبغی ان یعذب
بالنار الا رب النار رہ ۲ ۱۸
ابوداؤد

آئی جو اپنے بچوں پر بچھی جاتی تھی اتنے میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اس کو
کس نے بچہ کی طرف سے دکھ دیا ہے اس کے بچے
اسی کو واپس کر دو اور آپ نے ایک بھت سی
چیونٹیوں کا دیکھا جس کو ہم نے جلادیا تھا آپ نے
فرمایا اس کو کس نے جلایا ہے ہم نے عرض کیا کہ
ہم نے جلایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آگ سے سزا دینا
آگ کے رب کے سوا اور کسی کو جائز نہیں۔

(ابوداؤد)

ف۔ اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں (۱) جانور کے بچوں کو پکڑنے کی اجازت نہیں کہ وہ خود بھی پریشان ہوتے ہیں جیسا حدیث ۱۷ کے ذیل میں اس کی تفصیل گذری ہے اور ان کے ماں باپ بھی پریشان ہوتے ہیں جس کی بنا پر اس حدیث میں یہ حکم فرمایا کہ بچوں کو واپس کر دو پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ اس کی اجازت نہیں۔

(۲) جانور کو آگ سے جلانا جائز نہیں اگرچہ وہ موذی ہی ہو۔ اس میں وہ داغ دینا بھی آگیا جس کا تحمل نہ ہو اور دوسرے طریقے بھی آگئے جیسے کھٹملوں پر گرم پانی چھوڑنا یا بھڑ کا چھتہ جبکہ دوسری تدبیر بھی ممکن ہو جلانا یا پکے پانی میں کسی زندہ جانور کا روغن نکالنے کے لئے ڈال دینا جیسا طبیب لوگ بتلاتے ہیں بہشتی جوہر مصنفہ مولوی محمد مصطفے صاحب میں اس کی کافی بحث ہے اور اس رسالہ میں تداوی بالحرام کی بھی خوب بحث کی ہے اور فقہاء نے جو علاج کی مصلحت سے داغ لگانے کی اجازت دی ہے دکمافی رد المختار، وہ مقید ہے

۱؎ سوراخ ۱۲ مہ حرام کے ساتھ دوا کرنا ۱۲

تحمل کے ساتھ یعنی جس داغ کا تحمل ہو اس کی اجازت ہے اور دلیل اس کے جواز کی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سعد بن معاذ کے زخم پر داغ دینا ہے اسی طرح اگر موذی جانور کے دفع کی کوئی سبیل نہ ہو تو آگ کی تدبیر کی اجازت ہے جیسے غنیم کی مدافعت کے لئے بندوق سے کام لینا کہ وہ بھی احراق یعنی جلانا ہے۔ اس ..... جلانے کا جواز در مختار مع رد المختار میں موجود ہے

۲۹ عن ابن عمر مرفوعا لعن اللہ الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة اليه رواه ابو داؤد

حضرت ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر اور اس کے بیچنے والے پر اور خریدنے والے پر اور اس کے بنانے والے پر اور اس کے بنوانے والے پر اور اس کے لیجانے پر اور اس پر بھی جس کے پاس لے جائی جائے (ابو داؤد)

ف - پلانا عام ہے جانور کے پلانے کو بھی اس سے معلوم ہوا کہ جانور کو کوئی حرام چیز کھلانا پلانا جائز نہیں جیسے بعض لوگ قوت کے لئے واہی تباہی چیزیں مرغ وغیرہ کو کھلا کر پھر اس کو ذبح کر کے خود کھاتے ہیں در مختار میں تصریح ہے وحرم الانتفاع بها یعنی بالخمر ولو لسقی دواب اوالطین اونظر للتلهی اوفی دواء الخ پس متن کی روایت تو مطلق ہے صرف بعض مشائخ کا قول شامی نے نقل کیا ہے کہ لو قاد الدابۃ الی الخمر لا باس به ولو نقل الی الدابۃ یکرہ مگر متن کو ترجیح ہوتی ہے ہاں اگر نجس چیز کہیں رکھی ہو اور جانور کھانے لگے اس کو روکنا واجب نہیں نہ یہ کہ قصداً اس کے کھلانے کا اہتمام کرے۔

۳۰ وعن سهل بن الحنظلية رضی

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الله تعالى عنه قال مر رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم
ببعير قد لحق ظهره ببطنه
فقال اتقوا الله في هذه البهائم
المعجمة فاركبوها صالحة
واتركوها صالحة رواه ابوداود

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک اونٹ پر گذر ہوا جس کی کمر (بھوک کی
وجہ سے پیٹ سے لگی ہوئی تھی آپ نے اس کی
یہ حالت دیکھ کر فرمایا ان بے زبان جانوروں کی
بارے میں اللہ سے ڈرو۔ لہٰذا مناسب طریقہ پر
ان پر سواری کرو (اور ان کی بھوک پیاس کا
خیال رکھو) اور مناسب طریقہ پر ان کو چھوڑ دو (یعنی تھکنے سے پہلے سواری ختم کر دو۔
(ابو داؤد شریف)

ف۔ جانور بے زبان ہیں وہ اپنی تھکن اور بھوک و پیاس کو ظاہر کرنے سے عاجز اور
قاصر ہیں لہٰذا تم خود ہی ان کے حقوق کا خیال کرو اور ان کے کھانے پینے کا دھیان کرتے رہا کرو
ان میں چلنے کی طاقت ہو تو استعمال کرو اور استعمال کرتے کرتے ان کا ست ہی مت نکال دو
بلکہ تھکنے سے پہلے پہلے ہی اسے چھوڑ دو۔

٣١ وعن ابن عباس رضي الله
تعالى عنهما انه دفع مع النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم يوم
عرفة فسمع النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم وراءه زجرا شديدا
وضربا للابل فاشار بسوطه
اليهم وقال يا ايها الناس عليكم
بالسكينة فان البر ليس بالايضاع رواه البخاري

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں عرفہ کے دن (حج کے موقعہ پر)
رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل
رہا تھا کہ آپ نے پیچھے سے اونٹوں کے مارنے اور
سختی سے ہانکنے کی آواز سنی لہٰذا آپ نے (پیچھے
مڑکر) لوگوں کی طرف اپنے کوڑے سے اشارہ کرتے
ہوئے فرمایا کہ اے لوگو اطمینان سے کام لو کیوں کہ

(سواری کا) دوڑانا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری)

ف ۔معلوم ہوا کہ جانوروں کو بلاضرورت دوڑانا اور خواہ مخواہ بلاضرورت ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر کے جانور کو پریشان کرنا جیسا کہ تانگہ والے اور بیل گاڑی والے کیا کرتے ہیں منع اور نادرست ہے۔

۳۲ وعن ابی بشیر الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسولا لا یبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت (متفق علیہ)

حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس سفر میں ایک یہ واقعہ پیش آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (قافلہ والوں میں آواز دینے کے لئے ایک قاصد بھیجا) (جو یہ منادی کر دے) کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت بندھا ہوا نہ چھوڑا جائے (بخاری ومسلم)

ف ۔چونکہ تانت سخت ہوتا ہے اور بسا اوقات کھال کاٹ کر اس کے گوشت میں گڑھ جانے کا بھی احتمال ہوتا ہے اس لئے اس کے باندھنے سے منع فرمایا۔ بعض روایات میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائی یا (جانور کے گلے میں) تانت باندھا یا چوپایہ کی لید سے یا ہڈی سے استنجا کیا اس سے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بری ہے (ابوداؤد) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی جانور کو اس طرح کس کر باندھنا کہ جس سے اٹھتے بیٹھتے اسکا گلا گھٹے درست نہیں ہے۔

۳۲ وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

تعالیٰ علیہ وسلم بتمر عتیق فجعل یفتشہ ویخرج منہ السوس رواہ ابوداؤد

میں پرانی کھجوریں لائی گئیں تو آپ ان میں سے دیکھ دیکھ کر کیڑے نکالنے لگے (ابوداؤد شریف)

ف۔ معلوم ہوا کہ اگر کسی پھل میں کیڑے پڑ جائیں تو ان کو صاف کر کے پھل کھانا چاہئے کیڑے کھانا درست نہیں ہے، ہندوستان میں جو یہ رواج ہے کہ گولر کو بھنگوں سمیت کھا جاتے ہیں۔ درست نہیں ہے۔

۳۴ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیٰ فرکبھا فقالت انا لم نخلق لھذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابوبکر وعمر وما ھما ثم رواہ البخاری ومسلم والحدیث طویل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک شخص بیل ہانک کر لیجارہا تھا، چلتے چلتے وہ شخص تھک گیا تو اس بیل پر سوار ہوگیا، اس بیل نے کہا کہ ہم اس لئے پیدا نہیں کئے گئے (کہ ہم پر سواری کیجائے)، ہم تو صرف زمین کی کھیتی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، یہ ماجرا دیکھ کر لوگوں نے (تعجب سے) کہا کہ سبحان اللہ بیل بھی (آدمیوں کی طرح) بولتا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا تو اس پر ایمان ہے اور ابوبکر و عمر کا بھی (کہ اللہ کو سب کچھ قدرت ہے وہ جانوروں کو بھی زبان دے سکتا ہے) اور جس وقت آپ نے یہ فرمایا اس وقت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود بھی نہ تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو ان دونوں حضرات سے بہت زیادہ تعلق تھا اور ان دونوں کے ایمان کو آپ بہت ہی زیادہ قابل ذکر سمجھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

ف - اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اللہ نے جس جانور کو جس مقصد کے لئے بنایا ہے اس کو اسی میں استعمال کرنا چاہئے، لہٰذا اگر کوئی بکری پر سوار ہونے لگے ...... تو یہ فعل غلط اور بیجا ہوگا۔

۳۵ وعن ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول اقروا الطیر علی مکناتہا رواہ ابوداؤد	حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرمارہے تھے کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو (ابوداؤد)

ف - معلوم ہوا کہ پرندوں کو گھونسلوں سے اور ان کے رہنے کی جگہوں سے ہٹانا اور اڑانا درست نہیں ہے، اس سے عرب کے اس فعل کی ممانعت بھی معلوم ہوئی جو زمانۂ جاہلیت میں (اسلام سے پہلے) کیا کرتے تھے کہ جب کسی کام کو جانا ہوتا تو فال لینے کے لئے جانور کو گھونسلے سے اڑا دیتا تھا اگر جانور سیدھی طرف اڑتا تو اس کو اچھا فال سمجھ کر کام کو چلا جاتا تھا اور اگر وہ جانور بائیں طرف کو اڑتا تو اس کو بد فال سمجھتا تھا اور کام سے رک جاتا تھا، رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شرکیہ حرکت کی ممانعت فرمائی۔

۳۶ وعن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت وفی روایۃ کفی بالرجل اثما ان یحبس عمن یملک قوتہ رواہ مسلم	حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جس کی خوراک اس کے ذمہ ہو اس کو ضائع کردے یعنی اس کی خوراک روک لیوے جس سے اس کی قوت وطاقت یا جان ہی جاتی رہے۔ (مسلم)

ف۔ دوسری روایت میں ہے کہ انسان کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جو چیز اس کی ملک میں ہو اس کی خوراک روک لیوے، مطلب یہ ہے کہ اگر انسان میں ساری خوبیاں ہوں مگر اس میں یہ برائی ہو کہ جن کی خوراک اس کے ذمہ ہو۔ مثلاً غلام بیوی، جانور اولاد تو اس کے گنہگار اور لائق گرفت ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ ان کی خوراک روک لیوے جیسا کہ بلی والی عورت اس وجہ سے دوزخ میں داخل کر دی گئی کہ اس کو باندھکر کچھ کھلانے پینے کو نہ دیا جس سے اس بے زبان کی جان جاتی رہی۔

۳۷ وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ انسان او طیر او بھیمۃ الا کانت لہ صدقۃ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی مسلمان کوئی پودا لگائے یا کھیتی بوئے پھر کوئی انسان یا پرندہ یا چوپایہ اس میں سے کھالیوے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

ف۔ اس سے جاندار چیز کے کھلانے پلانے کا اجر معلوم ہوا اور جب مطلقاً ہر جاندار کا کھلانا پلانا صدقہ ہے (بلکہ حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ اپنی بے خبری میں جو کھیت سے جانور اور چوپایا کھا جائیں جیسا کہ چڑیاں وغیرہ کھا جاتی ہیں وہ صدقہ ہے تو جس جاندار کو اس نے پال رکھا ہو اور اس کی خوراک اپنے ذمہ کر رکھی ہو اس کے کھلانے پلانے میں کس قدر ثواب ہوگا

۳۸ وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخلق عیال اللہ فاحب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے سو اللہ

الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ رواہ البیھقی ف شعب الایمان

کا سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ احسان کرے (بیہقی)

ف۔ مخلوق میں جانور بھی آگئے لہذا جانوروں کو آرام سے رکھنا اور ان کی خیر خبر رکھنا، ان کو کھلانا پلانا بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارا بننے کا عمل ہوا۔

٣٩ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرصت نملۃ نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ ان قرصتک نملۃ احرقت امۃ من الامم تسبح رواہ البخاری ومسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نبیوں میں سے ایک نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انھوں نے حکم دے کر چیونٹیوں کا بھٹ (بل) جلوادیا لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ایک چیونٹی کے کاٹ لینے کی وجہ سے تم نے تسبیح پڑھنے والی ایک پوری جماعت کو جلا دیا (بخاری ومسلم)

ف۔ قرآن شریف میں آیا ہے کہ ہر چیز اللہ کی تسبیح پڑھتی ہے (بنی اسرائیل) لہذا کسی چیز کی جان لینے میں ایک یہ بھی نقصان ہے کہ اس عالم میں ذکر الٰہی کی کمی ہو جائے گی جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اس پر ایک نبی کی گرفت فرمائی جس کا اس حدیث میں ذکر ہے لہذا جو جانور موذی ہو یا جو حلال جانور ہو اور اس کا گوشت کھانے کا ارادہ ہو (محض تفریح مقصود نہ ہو) تو اس کے سوا اور کسی جانور کی جان لینا اللہ کی رضامندی کے خلاف ہوا اور اگرچہ موذی اور وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں مگر انسانوں کی مصلحت اور

ضرورت سے اللہ تعالیٰ نے حلال جانور کو کھانے اور موذی کو مارنے کی اجازت دی ہے

٣٩ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال یقضی الله بین خلقه الجن والانس والبهائم وانه یقید یومئذ الجماء من القرناء حتی اذا لم یبق تبعة عند واحدة لاُخریٰ قال الله کونوا ترابا فعند ذالک یقول الکفر یلیتنی کنت ترابا رواه ابن جریر الطبری فی تفسیره

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) اپنی مخلوق (یعنی) جن و انسان اور چوپایوں میں فیصلہ فرمائے گا اور اس روز بے سینگ والے جانور کو سینگ والے جانور سے (جس نے اس کو دنیا میں ناحق مارا ہوگا) بدلہ دلوائیگا یہاں تک کہ جب کسی جانور کا دوسرے جانور سے کوئی مطالبہ نہ رہے گا اللہ تعالیٰ ان کو حکم دے گا کہ سب مٹی ہو جاؤ اس وقت (یہ منظر دیکھ کر) کافر کہیگا کہ کاش میں مٹی ہی ہو جاتا (تو جانوروں کی طرح ہمیشہ کے عذاب سے بچ جاتا) (تفسیر ابن جریر)

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور پر ظلم کرنا اس قدر سخت بات ہے کہ اگر اس پر دوسرا جانور بھی ظلم کرے جو کہ شرعاً مکلف نہیں قیامت میں اس کا بدلہ بھی لیا جاویگا تو اگر آدمی ظلم کریگا جو کہ شرعاً مکلف ہے اس سے کیوں کر بدلہ نہ لیا جاوے گا؟

آخری گذارش

یہ کل چالیس حدیثیں ہیں جن سے جانوروں کے پالنے اور استعمال کرنے کے احکام معلوم ہو گئے عمل کرنے والوں کے لئے یہی بہت ہیں اور جن کو عمل نہ کرنا ہو ان کے لئے دفتر کے دفتر بھی ناکافی ہیں، تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اس رسالہ کو خود پڑھیں اور دوسروں تک پہنچائیں وما علینا الا البلاغ

ملنے کا پتہ: ناظم ادارہ اشاعت دینیات نظام الدین دہلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے

اس کتاب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً سوا سو سے زائد عجیب وغریب اور حیرت انگیز معجزے مستند کتابوں سے جمع کئے گئے ہیں۔ مثلاً آپ کے رسول اللہ ہونے کی گواہی۔ دودھ پیتے بچوں۔ کنکروں۔ بتوں اور جانوروں تک نے دی۔ نیز اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کرنا۔ بے دودھ کی بکری سے دودھ نکالنا۔ سست اور کمزور اونٹوں کو تیز رفتار کرنا۔ سوکھی لکڑی سے گفتگو کرنا۔ درختوں اور جانوروں کا آپ کو سجدہ اور سلام کرنا۔ آپ کے بلانے پر درختوں اور پتھروں کا اپنی جگہ سے چل کر آنا۔ مُردوں کو زندہ۔ اندھوں کو بینا۔ اور بیماروں کو تندرست کرنا۔ تھوڑی سی چیزوں میں حیرت انگیز زیادتی اور برکت کا ہونا۔ آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا۔ اور اس قسم کے بیسیوں حیرت ناک معجزے آپ کو اس کتاب میں ملیں گے۔ علاوہ ازیں موقعہ بموقعہ دل میں ایمانی جوش اور حب رسول پیدا کرنے والے دل گداز اشعار بھی نقل کئے گئے ہیں۔

قیمت :- ایک روپیہ۔ مجلد ایک روپیہ چار آنے

رسول اللہ کی پیشین گوئیاں	عہ
رسول اللہ کی نمازیں	۴ر
رسول اللہ کی نعتیں و سلام	۸
مسلمان خاوند	عہ
خدا کی جنت	۱۲ر
جنت کا ٹکٹ	۱۲ر
برکات الصالحین دو حصے	عہ
اوصافِ مومن	عہ
قرآن کی پکار	۶ر
تحفہ مبلغین تین حصے	عہ
اکرام مسلم	۱۲
رسول اللہ کی دعائیں	عہ
رسول اللہ کی نصیحتیں	۶
حل المشکلات	عہ
مسلمان بیوی	۱۰
خدا کا ذکر	۱۲
میری نماز	عہ
قصص الصحابہ پانچ حصے	للعہ
ہماری تعلیم	۱۲
خواتین اسلام	۸
تبلیغی سات نمبر مجلد	عہ
اخلاص نیت	۱۰